سوال

(261) عورت کو ایک ماہ میں دو بار خون آئے تو وہ کیا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کو ایام (حیض) ایک ماہ میں صرف ایک بار آخر دہے میں آیا کرتے تھے اب چند روز سے دہے ثانی میں بھی خون آنے لگا، یعنی اب ایک ماہ میں دو بار خون آنے لگا۔ ایسی صورت میں عورت مذکورہ (آخر دہے اور ثانی دہے دونوں میں) نماز چھوڑ دے یا کیا کرے؟ اس کے بارے میں بھی حدیث سے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خون حیض اور خون استحاضہ میں فرق ہے عورتیں اس فرق کو بیشتر خوب جانتی ہیں۔ صحیح بخاری میں ایک ماہر ذی علم (محمد بن سیرین) کا قول مذکور ہے کہ جب ان سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ عورت حیض گزر جانے کے پانچ دن بعد خون دیکھے تو کیا کرے؟ فرمایا: "النساء اعلم بذالک" (صحیح بخاری (1/123)) یعنی عورتیں اس کو خوب جانتی ہیں۔

نیز یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایک ماہ میں دو حیض، بلکہ تین حیض بھی آسکتے ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ مذکور ہے کہ ایک عورت اور اس کے خاوند میں تکرار تھی۔ طلاق پر ایک ماہ کی مدت گزری تھی۔ خاوند چاہتا تھا رجعت کرنا اور عورت کہتی تھی کہ میری عدت گزر گئی اور ایک ہی ماہ میں مجھ کو تین حیض آچکے، اس پر دونوں صاحبوں نے فرمایا:

"اِنۡ جَاءَتۡ مِنۡ بِطَانَةِ أَہۡلِهَا مِمَّنۡ يُرۡضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتۡ فِی شَهۡرٍ ثَلَاثَ صدقت [1]

یعنی اگر یہ عورت اپنے گھر کی دیندار معتبر راز اور عورتوں کو گواہی میں پیش کرے کہ اس عورت کو ایک مہینے میں تین بار حیض آیا تو اس کی تصدیق کرلی جائے گی۔

پس صورت مسئولہ میں اگر دہے ثانی کا خون بھی حیض کا خون ہے تو عورت مذکورہ دونوں میں نماز چھوڑ دے، ورنہ صرف آخر دہے میں نماز چھوڑ دے عادت کے موافق اور دہے ثانی میں نماز پڑھے، لیکن یہ ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرلیا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (کتبہ محمد عبداللہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری (1/123) صحیح بخاری میں یہ دونوں اثر تعلیقاً مروی ہیں، البتہ امام دارمی (1/233) نے سے موصولاً بیان کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ورجالہ ثقات" (فتح الباری: 1/425) نیز دیکھیں: تغلیق التعلیق (2/179)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05